قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

منگل 07 ستمبر 2021ء | 29 محرم 1443 ہجری قمری | 07 تبوک 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:212

فرمانِ رسول ﷺ

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ متقی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے درمیانے دن کو خطبۃ الوداع ارشاد فرمایا اور فرمایا:

لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، غور سے سنو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ کے ساتھ، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے وہ شخص سب سے زیادہ معزز ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل، شعب الایمان کتاب حفظ اللسان فصل و مما یجب حفظ اللسان منہ الفخر بالاٰباء و خصوصا بالجاھلیة)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

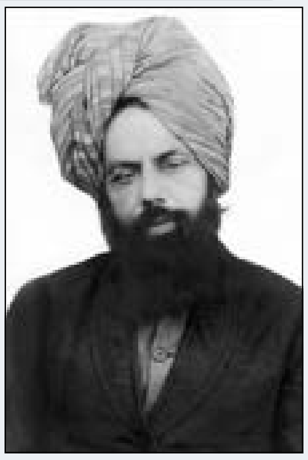

کسی کو حقیر مت سمجھو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 438-439 ایڈیشن 1988)

’’اس زمانہ میں اسلام کے اکثر امراء کا حال سب سے بدتر ہے وہ گویا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے اور فسق و فجور کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ دین سے وہ بالکل بے خبر اور تقویٰ سے خالی اور تکبر اور غرور سے بھرے ہوتے ہیں۔ اگر ایک غریب ان کو السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ بلکہ غریب کے منہ سے اس کلمہ کو ایک گستاخی کا کلمہ اور بیباکی کی حرکت خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ پہلے زمانہ کے اسلام کے بڑے بڑے بادشاہ السلام علیکم میں کوئی اپنی کسر شان نہیں سمجھتے تھے مگر یہ لوگ تو بادشاہ بھی نہیں ہیں۔ پھر بھی بے جا تکبر نے ان کی نظر میں ایسا پیارا کلمہ جو السلام علیکم ہے جو سلامت رہنے کے لئے ایک دعا ہے حقیر کر کے دکھایا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ زمانہ کس قدر بدل گیا ہے کہ ہر ایک شعار اسلام کا تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔‘‘ (چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 327)

ارشاد باری تعالیٰ

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿۲۳﴾

(الروم: 23)

ترجمہ: اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کے اختلاف بھی۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

فرمان خلیفہ وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔سب برابر ہو۔ اور کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر اور عرب کو غیر عرب پر اور غیر عرب کو عرب پر کوئی برتری نہیں ہے۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 7 صفحہ 132 حدیث 4774 مکتبۃ الرشد ناشرون 2003ء)

پس ہمارے لئے تو عاجزی کی یہ تعلیم ہے، برابری کی یہ تعلیم ہے۔تکبر سے بچنے کی اور فخر سے بچنے کی یہ تعلیم ہے جس پر ہر ایک کو ہم میں عمل کرنا چاہئے۔غیر مسلم دنیا میں تو گورے کالے کا فرق کیا جاتا ہے اور اب یہ دعویٰ بھی بعض سفید فام لیڈر کرتے ہیں کہ سفید فام کی جو دماغی استعدادیں ہیں اور صلاحیتیں ہیں وہ غیر سفید فام سے زیادہ ہیں۔یہ ان کے تکبر کی حالت ہے۔ ہر احمدی کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 2/ نومبر 2018ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- صد مبارک صدی (منظوم)
- کتاب، تعلیم کی تیاری
- اسلام کی پیش کردہ توحید خالص
- جہاز سے گر کر بچ جانے والی خاتون

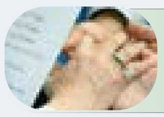

دربارِ خلافت

دوسری شرط بیعت کی بقیہ باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر آپ اس کے بارہ میں مزید فرماتے ہیں۔ دوسری شرط میں بہت ساری باتیں شامل ہیں۔فرمایا کہ: ’’زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔‘‘ (آج کل جو ٹی وی پروگرام ہیں، بعض چینلز ہیں، بعض انٹرنیٹ پر آتے ہیں یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو ان برائیوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔نظر کا بھی ایک زنا ہے، اُس سے بھی بچنا چاہیئے۔ ہر ایسی چیز جو برائیوں کی طرف لے جانے والی ہے فرمایا کہ اُس سے بچو۔) ’’زنا کی راہ بہت بری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کیلئے سخت خطرناک ہے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342) (تمہاری منزل مقصود کیا ہونی چاہیئے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور یہی آخری منزل ہے اور اس کے رستے میں یہ چیز روک بنتی ہے)

پھر اسی دوسری شرط کی جو دوسری باتیں ہیں، اُس میں مثلاً بدنظری ہے، اُس کے بارہ میں فرمایا: ’’قرآنِ شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسبِ حال تعلیم دیتا ہے، کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ (النور: 31) کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے اُن کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔فروج سے مراد صرف شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو اُن سے رُکنا ہی پڑتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 105 ایڈیشن 1988ء)

پھر آپ مزید فرماتے ہیں۔ ’’اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے، مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے۔غضِّ بصر کا۔ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، حلال و حرام کا امتیاز، خدا تعالیٰ کے احکام کے مقابلے میں اپنی عادات، رسم و رواج کو ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص اس دروازے میں داخل نہیں ہوسکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 614 ایڈیشن 1988ء)

فسق و فجور سے بچنے کے لئے آپ فرماتے ہیں:

’’جب یہ فسق و فجور میں حد سے نکلنے لگے‘‘ (یعنی مسلمان یا دوسرے مذاہب کے لوگ) ’’اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آ گئی اور دنیا اور اس کی زیب وزینت میں ہی گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی‘‘ (یہ مسلمانوں کے ذکر میں فرمایا) ’’اسی طرح ہلاکو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کروایا۔ لکھا ہے کہ اس وقت یہ آسمان سے آواز آتی تھی اَیُّھَا الۡکُفَّارُ اقۡتُلُوۡا الۡفُجَّارَ۔ (یعنی اے کافرو! فاجروں کو قتل کرو) غرض فاسق فاجر انسان خدا کی نظر میں کافر سے بھی ذلیل اور قابل نفرین ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 108 ایڈیشن 1988ء)

(خطبہ جمعہ 23/ مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

صد مبارک صدی

آخریں پر رہے ، اے خدا یہ کرم
ہم کو سُوئے ہدٰی ، ہم کو سُوئے حرم
لے کے چلتی رہے،قدرتِ ثانیہ
قدرتِ ثانیہ ،قدرتِ ثانیہ
نور و محمود کے جسد پُر نور میں
ناصر و طاہر و ماہِ مسرور میں
یونہی ڈھلتی رہے ،قدرتِ ثانیہ
قدرتِ ثانیہ، قدرتِ ثانیہ
ہے رواں کارواں کڑا ہے سفر
اے خدا! تھام کر یہ لوائے ظفر
یونہی بڑھتی رہے، قدرتِ ثانیہ
قدرتِ ثانیہ، قدرتِ ثانیہ
ہم چلے آئے ہیں ، سُن کے حق کی ندا
اب ہمیں با وفا باصفا باخدا
یونہی کرتی رہے ،قدرتِ ثانیہ
قدرتِ ثانیہ ،قدرتِ ثانیہ
تھا صدی کا سفر بھی دُعا کا اَثر
اے خدائے مسیح الزماں اور کر
یونہی پھلتی رہے ،قدرتِ ثانیہ
قدرتِ ثانیہ ،قدرتِ ثانیہ
صد مبارک صدی ، اے گروہِ صفا
نہ ہو خوفِ عدو نہ خدا ہو خفا
شاد کرتی رہے ،قدرتِ ثانیہ
قدرتِ ثانیہ، قدرتِ ثانیہ

عطاء الکریم شاد

وفا کے قرینے 445

اداریہ

کتاب، تعلیم کی تیاری

قسط 10

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟
2۔نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟
3۔بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ کے حضور ہمارے فرائض

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشا کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیے صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے بوجھ کو اُٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں دیکھو مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا (العنکبوت:70) میں شامل ہو جاؤ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے ہیں کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ جب انسان تمام حیلوں کو بجا لاتا ہے تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 188-189 ایڈیشن 1984ء)

نفس کے ہم پر حقوق

ایمان کی حقیقت

جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقت ایمان کا علم نہیں ہے۔ اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے۔ اسلام کا مغز کیا ہے اس سے بالکل بےخبر ہیں حالانکہ خدا کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغز اسلام چلا جاتا ہے تو اس کے از سر نو قائم کرنے کے واسطے ایک کو مامور کر کے بھیج دیتا ہے تا کہ کھائے ہوئے اور مرے دل پھر زندہ کئے جاویں مگر ان لوگوں کی غفلت اس قدر ہے کہ دلوں کی مردگی محسوس نہیں کرتے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَ ہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ:113) یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے اور نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے گویا اس کے قویٰ خدا تعالیٰ کے لئے مر جاتے ہیں گویا وہ اس کی راہ میں ذبح ہو جاتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اس اسلام کا نمونہ دکھلایا کہ ارادہ الٰہی کی بجا آوری میں اپنے نفس کو ذرا بھی دخل نہ دیا اور ایک ذرا سے اشارہ سے بیٹے کو ذبح کرنا شروع کر دیا مگر یہ لوگ اسلام کی اس حقیقت سے بےخبر ہیں۔ جو کام ہیں ان میں ملونی ہوتی ہے۔ اگر کوئی ان میں سے رسالہ جاری کرتا ہے تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کماوے بال بچے کا گزارہ ہو۔ ابھی حال میں ایک شخص کا خط آیا ہے۔ لکھتا ہے کہ میں نے عبدالغفور کے مرتد ہونے پر اس کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے۔ امداد فرماویں۔ ان لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسلام کیا شے ہے۔ خدا کی طرف سے کوئی نفخ روح اس میں نہیں لیکن رسالہ لکھنے کو طیار ہے۔ ایسے شخص کو چاہئے تھا کہ اول تزکیہ نفس کے لئے خود یہاں آتا اور پوچھتا اور اول خود اپنے اسلام کی خبر لیتا لیکن عقل، دیانت اور سمجھ ہوتی تو یہ کرتا۔ مقصود تو اپنی معاش ہے اور رسالہ کو ایک بہانہ بنایا ہے۔ ہر ایک جگہ یہی بدبو آتی ہے کہ جو کام ہے خدا کے لئے نہیں بیوی بچوں کے لئے ہے۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا اس کا ہو جاتا ہے اور اس کی تائیدیں اور نصرت کا ہاتھ خود اس کے کاموں سے معلوم ہو جاتی ہیں اور آخر کار انسان مشاہدہ کرتا ہے کہ ایک غیب کا ہاتھ ہے جو اُسے ہر میدان میں کامیاب کر رہا ہے۔ انسان اگر اس کی طرف چل کر آوے تو وہ دوڑ کر آتا ہے اور اگر وہ اس کی طرف تھوڑا سا رجوع کرے تو وہ بہت رجوع ہوتا ہے۔ وہ بخیل نہیں ہے۔ سخت دل نہیں ہے۔ جو کوئی اس کا طالب ہے تو اس کا اوّل طالب وہ خود ہوتا ہے۔ لیکن انسان اپنے ہاتھوں سے اگر ایک مکان کے دروازے بند کر دیوے تو کیا روشنی اس کے اندر جاوے گی؟ ہر گز نہیں۔ یہی حال انسان کے قلب کا ہے۔ اگر اس کا قول و فعل خدا کی رضا کے موافق نہ ہوگا اور نفسانی جذبات کے تلے وہ دبا ہوا ہوگا تو گویا دل کے دروازے خود بند کرتا ہے کہ خدا کا نور اور روشنی اس میں داخل نہ ہو لیکن اگر وہ دروازوں کو کھولے گا تو معاً نور اس کے اندر داخل ہوگا۔

ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب ہی کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَ اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی (النجم:38) کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔ تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا، خدا کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے۔ لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اُسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔(الماعون:5) وَیۡلٌ کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہئے کہ ادائیگی نماز میں انسان ست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔

ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اُسے چاہیے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرام خوری کے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گزارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا؟ اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا؟ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اُسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کرے گا تو یوماً فیوماً ترقی کرے گا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 309-311 ایڈیشن 2016ء)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

عقائد کا اثر اعمال پر

اسلام کے دو حصے ہیں ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو روگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرے اور کماحقہ اس کو بجا لاوے۔ جن قوموں نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا، چوری، غیبت، جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئیں۔ اور بعض قومیں صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہیں۔ مگر چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ اُسے ہلاک نہیں کرتا۔ ورنہ کوئی معصیت ایسی نہیں ہے جو یہ نہیں کرتے۔ بالکل ہندوؤں کی طرح ہو گئے ہیں ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہیں۔ عیسیٰ کو مثل خدا کے حیّ و قیوم مانا جاتا ہے پرندوں کا اسے خالق مانا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ عقیدے اچھے ہوتے ہیں تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہیں۔ دیکھو ہندوؤں نے 33 کروڑ دیوتا بنائے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا۔ اس نیوگ اور حرام کاری کی کثرت کا باعث یہی اعتقاد کا نقص ہے۔ جو انسان سچا اور بےنقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دیئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال میں تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہیں۔ پس جب اس میں تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو جو اسے خدا کہے اس کا اس میں کیا قصور ہوا؟ خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو

بقیہ صفحہ 14 پر

مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن

اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص

تقریر جلسہ سالانہ یو کے 2021ء

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۲﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۳﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ﴿۴﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۵﴾

(الاخلاص: 2تا5)

اردو ترجمہ: تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص

چند الفاظ پر مشتمل یہ موضوع معارف کا ایک قلزمِ بیکراں ہے۔اس میں مذہب اسلام کی ایک ایسی خوبی کا بیان ہے جو اس کو ادیان عالم کے مقابل پر بے مثال برتری عطا کرتی ہے۔اس دقیق اور پر معارف موضوع کا تقاضا ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہو کر اس کو سنیں اور اسلام کی اس خوبی کو پوری گہرائی میں جا کر اپنے دلوں میں جگہ دیں۔

ابتدائیہ

اللہ کا تصور دنیا کے سب مذاہب میں کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے خواہ کسی بالا ہستی کی صورت میں ہو یا کسی بت وغیرہ کی شکل میں۔لیکن مذہب اسلام کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا ایسا جامع اور تسلی بخش بیان ملتا ہے جو دلوں کو حقیقی اطمینان اور کامل عرفان عطا کرتا ہے۔

توحید باری تعالیٰ کا ثبوت

توحیدِ خالص کے ذکر سے سارا قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔خدا کی ہستی کے زبردست شواہد پیش کرنے کے ساتھ قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کی کامل اور خالص توحید کو نہایت واضح الفاظ میں پیش کیا ہے۔اس سلسلہ میں بطور مثال صرف پانچ آیات پر مشتمل ایک سورۃ اخلاص میں (جس کی تلاوت ابتداء میں کی گئی ہے)۔نہایت صفائی اور جامعیت کے ساتھ اس مسئلے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

سورۃ اخلاص کے آغاز میں قُلۡ کا لفظ رکھ کر اس اہم عقیدے کا ذکر کیا گیا ہے کہ خدا کے متعلق جو قطعی اور یقینی بات ہے وُہ یہی ہے کہ اَللّٰہُ اَحَدٌ اُس کی ذات ایسی ہے کہ ہر رنگ میں اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے۔نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری۔نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ۔

اس نکتہ معرفت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

عربی زبان میں دو الفاظ ''ایک'' کا مفہوم ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ایک وَاحِدٌ کا لفظ اور دوسرا اَحَدٌ ہے واحد وہ عدد کہلاتا ہے جس سے آگے اور عدد چلتے ہیں یعنی دو۔تین۔چار۔لیکن اَحَدٌ کا لفظ عربی میں اُس وقت بولا جاتا ہے جب دوسرے عدد کا ذہن میں کوئی مفہوم ہی پیدا نہ ہو۔

(تفسیر کبیر، جلد دہم صفحہ 524)

پھر ''اَحَدٌ اور وَاحِدٌ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان میں فرق یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے احد کا لفظ استعمال ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی وحدانیت کو بیان کرتا ہے....دوسری کسی ذات کا خیال بھی دل میں نہیں آتا۔اور جب اللہ تعالیٰ کے لئے واحد کا لفظ استعمال کیا جائے تو وہاں صفات کی وحدانیت مراد ہوتی ہے کہ وہ صفات میں واحد ہے یعنی اپنی صفات میں کامل ہے اور اس کے سوا کوئی اور وجود نہیں جو صفات کے لحاظ سے کامل ہو۔''

(تفسیر کبیر، جلد دہم صفحہ 525)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت خاتم النبیین ﷺ کی کامل متابعت کی برکت سے اسلامی تعلیمات کا بے مثال عرفان عطا فرمایا تھا۔اسلام کی پیش کردہ توحید خالص کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پُرمعرفت ارشادات بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

''توحید ہمارے پروردگار کو سب سے زیادہ پیاری ہے''

پھر آپ فرماتے ہیں:

''میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اُس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

پھر آپ نے بیان فرمایا:

''ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لیے ایک مجددِ اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔اس فخر میں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اُتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا''

(لیکچر سیالکوٹ،روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206)

حقیقی توحید کی وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا:

''توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیئے، یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیئے، ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور اُن پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بُت ہے

پھر آپ نہایت عارفانہ انداز میں توحید خالص کا بیان اس طرح فرماتے ہیں:

''یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس، یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو، منزّہ سمجھنا اور اُس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔کوئی رازق نہ ماننا۔کوئی مُعِز اور مُذِل خیال نہ کرنا۔کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اُسی سے خاص کرنا۔اپنی عبادت اُسی سے خاص کرنا۔اپنا تذلّل اُسی سے خاص کرنا۔اپنی امیدیں اُسی سے خاص کرنا۔اپنا خوف اُسی سے خاص کرنا۔پس کوئی توحید بغیر اِن تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہوسکتی۔''

وہ تین باتیں کون سی ہیں:

''اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اُس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ھالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔

دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اُسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔

تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔''

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349-350)

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔توحید باری تعالیٰ کا مضمون بہت گہرا اور عمیق ہے۔اس پر گہرے تدبر اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں بار بار عارف باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرحکمت ارشادات کی طرف جانا ہو گا۔چند مزید ارشادات پیش کرتا ہوں جن سے توحید حقیقی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بصیرت افروز روشنی پڑتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''توحید صرف یہی نہیں ہے کہ الگ رہ کر خدا کو ایک جاننا......بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ عملی رنگ میں یعنی محبت کے کامل جوش سے اپنی ہستی کو محو کر کے خدا کی وحدت کو اپنے پر وارد کر لینا، یہی کامل توحید ہے جو مدارِ نجات ہے جس کو اہل اللہ پاتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 64)

دلی محبت سے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اُس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحیدِ یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بد مذہبوں کو ہزار ہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا۔۔۔۔۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا، شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔‘‘

(حقیقۃالوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 121)

توحیدِ خالص کی پرمعارف تشریح

خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ مذہبِ اسلام کی جان ہے۔

اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کا گہرا علم اور فہم و اِدراک جو خدائے علیم وخبیر اور معلمِ کُل جہان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمایا وہ ہمارے لئے عظیم راہنما ہے۔ آیئے آپ کی زبانِ مبارک سے ایک بار پھر اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کا مفہوم جانتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’خدا نہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ غنی بالذّات ہے۔ اس کو نہ باپ کی حاجت ہے اور نہ بیٹے کی۔ یہ توحید ہے جو قرآن شریف نے سکھلائی ہے جو مدارِ ایمان ہے‘‘

(لیکچر لاہور صفحہ 13 روحانی خزائن جلد 20)

پھر حضرت مسیح پاکؑ نے حقیقی توحید کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ:

’’وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اُس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے‘‘

(الوصیت صفحہ 17 روحانی خزائن جلد 20)

توحید کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے کلمہ شہادت کہہ لیا۔ بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ عظمتِ الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اُسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکُّل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 230۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آمد کا مقصد کیا تھا۔ آپ کے اپنے الفاظ میں سنیئے:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307)

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات

علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے والے وجود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر کبیر میں اسلام کی پیش کردہ توحیدِ خالص کو مختلف جہات سے خوب واضح فرمایا ہے۔ چند نِکات معرفت پیش کرتا ہوں۔

قرآن مجید کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

’’توحید کا ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں‘‘

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 517)

پھر فرمایا:

سب انبیاءؑ کا مشترکہ مشن اشاعتِ توحید تھا خواہ وہ نبی کسی ملک میں پیدا ہوا ہو۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ 506)

مزید فرمایا:

حقیقت یہی ہے کہ توحید مذہب کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص توحید کو اچھی طرح سمجھ لے تو مذہب کا بہت سا حصہ اُس پر روشن ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 383)

’’اسلام کے سوا کوئی مذہب دنیا میں ہے ہی نہیں جو توحیدِ کامل کو پیش کرتا ہو!‘‘

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 395)

’’ہر نبی دنیا میں توحید کے قیام کے لئے مبعوث ہوتا ہے لیکن رسول کریم ﷺ نے جس رنگ میں توحید کو قائم کیا ہے اور جو جذبہ غیرت اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق آپ کے اندر پایا جاتا تھا اس کی مثال کسی نبی میں ہمیں نظر نہیں آتی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دہم 340)

’’توحید کا عقیدہ اس دنیا کی آبادی کی بنیاد ہے‘‘

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 518)

یہ ایک پرمعارف ارشاد ہے جو غور وفکر کے لائق ہے۔

توحیدِ خالص کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ کے پرمعارف فقرات جن میں دقیق نِکاتِ حکمت و دانش بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند اور فقرات بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جو پوری توجہ سے گہرے غور وفکر کے متقاضی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

- مسلمانوں میں اخوت توحید کی وجہ سے پیدا ہوئی۔
- توحیدِ کامل کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا۔
- توحیدِ باری تعالیٰ کے نکتہ پر ہی تمام مذاہب کا اتحاد ممکن ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 7)

پھر آپ فرماتے ہیں:

- توحید مذہب کی جان ہے۔
- توحید رحمانیت کا منبع ہے۔
- توحیدِ کامل کا نتیجہ توکّلِ کامل ہوتا ہے۔
- پہلے توحید کو سمجھنا چاہئے اس کے بعد دعائے کامل پیدا ہو گی۔
- کامل توحید والے کو صرف خدا تعالیٰ پر توکّل کرنا چاہئے۔
- خالص توحید پر قائم ہونے والا انسان جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔
- توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دہم)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متعدد خطابات اور خطبات جمعہ میں توحیدِ خالص کے مضمون کو بہت کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس کا ایک نمونہ پیش کرتا ہوں۔ ایک خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں:

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خالص توحید کے قیام کے لئے دنیا میں مبعوث فرمایا تھا۔ اور بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے ایسے انتظامات فرمادیئے کہ آپؐ کے دل کو صاف، پاک اور مصفّٰی بنا دیا۔ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اندر اپنی محبت اور شرک سے نفرت کا بیج بو دیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

خدائے واحد کی محبت کا ایک جوش تھا جس نے آپؐ کی راتوں کی نیند اور دن کا چین وسکون چھین لیا تھا۔ اگر کوئی تڑپ تھی تو صرف ایک کہ کسی طرح دنیا ایک خدا کی عبادت کرنے لگ جائے، اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے لگ جائے۔ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے آپؐ کو تکلیفیں بھی برداشت کرنا پڑیں، سختیاں بھی جھیلنی پڑیں۔ لیکن یہ سختیاں، یہ تکلیفیں آپؐ کو ایک خدا کی عبادت اور خدائے واحد کا پیغام پہنچانے سے نہ روک سکیں۔

آپ مزید فرماتے ہیں:

پھر آپؐ کی جوانی کا زمانہ دیکھیں کس طرح ایک غار میں جاکر ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ آپؐ غار حرا میں کئی کئی دن گزارتے۔ علیحدگی میں اپنے رب سے راز ونیاز کی باتیں کرتے، اس کی عبادت کرتے۔ یہ دیکھ کر آپؐ کے ہم قوم بھی کہنے لگ گئے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد (ﷺ) تو اپنے رب کا عاشق ہو گیا ہے۔‘‘

پھر زمانۂ نبوت شروع ہوا تو آپؐ کے چچا نے جب کفار کے خوف سے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کے اظہار سے روکنے کی کوشش کی تو اس عاشقِ صادق نے کیا خوبصورت جواب دیا، کہ اے میرے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں طرف چاند بھی لاکر رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہاں تک کہ خدا اس کو پورا کر دے یا خود مَیں اس میں ہلاک ہو جاؤں۔

(خطبہ جمعہ 4 فروری 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

کا ذکر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے الفاظ میں یوں فرمایا ہے:

’’بلال بن رباح، امیہ بن خلف کے ایک حبشی غلام تھے امیہ اُن کو دوپہر کے وقت جبکہ اوپر سے آگ برستی تھی اور مکہ کا پتھریلا میدان بھٹی کی طرح تپتا تھا باہر لے جاتا اور ننگا کرکے زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھ کر کہتا: لات اور عزّیٰ کی پرستش کر اور محمد سے علیحدہ ہو جا، ورنہ اسی طرح عذاب دے دے کر ماردوں گا۔ بلالؓ زیادہ عربی نہیں جانتے تھے۔ بس صرف اتنا کہتے: اَحَد اَحَد یعنی اللہ ایک ہے۔ اور یہ جواب سن کر امیہ اور تیز ہو جاتا اور ان کے گلے میں رسہ ڈال کر انہیں شریر لڑکوں کے حوالہ کر دیتا اور وہ ان کو مکہ کے پتھریلے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے جس سے ان کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا مگر ان کی زبان پر سوائے اَحد اَحد کے کوئی اور لفظ نہ آتا۔حضرت ابوبکرؓ نے ان پر یہ جَور و ستم دیکھا تو ایک بڑی قیمت پر خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 140)

اور یوں یہ پروانہ توحید خوشی خوشی توحید باری تعالیٰ کے عظیم ترین علمبردار کی غلامی میں آکر سیدنا بلالؓ بن گیا!

رسول پاکؐ کی حیات مبارکہ میں توحید خالص کے ایمان افروز نظارے

ہمارے پیارے آقا حضرت خاتم الانبیاءؐ کی مقدس زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے جس میں تعلق باللہ اور توحید کے حوالہ سے روح پرور نظارے جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ آپ کی مبارک زندگی میں توحید خالص کی محبت اور غیرت کے حوالہ سے بھی ایسے ایسے نمونے نظر آتے ہیں جو دلوں کو رسول پاکؐ کی محبت سے کناروں تک بھر دیتے ہیں۔ آیئے ذرا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں جاکر رسول مقبولؐ کے نقوشِ پا سے اپنے دلوں اور آنکھوں کو منور کرنے کی سعادت حاصل کریں!

رسولِ خداؐ کی پشت پر گوشت کا ابھرا ہوا ایک ٹکڑا تھا۔ ابو رمثہ کے والد نے نبی کریم سے کہا کہ آپ کی پشت پر جو ابھار سا ہے مجھے دکھائیں۔ میں طبیب ہوں اس کو علاج سے دور کر دوں گا۔ رسول خدا ﷺ نے یہ بات سن کر توحید کی بے پناہ غیرت سے فرمایا کہ اصل طبیب تو اللہ کی ذات ہے اس ٹکڑے کا طبیب بھی وہی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے!

(ابو داؤد)

رسول کریم کی ہر بات کی تان توحید الٰہی اور عظمت باری کے بیان پر ختم ہوتی تھی۔ ایک بار آپ کی تیز رفتار اونٹنی ایک اعرابی کی اونٹنی کے مقابل میں پیچھے رہ گئی۔ اس موقع پر آپؐ نے کیا ہی عمدہ تبصرہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کسی چیز کو اونچا کرتا ہے اور کبھی نیچا بھی کرتا ہے۔ سب سے اونچی ذات خدا تعالیٰ کی ہے!

(ابو داؤد)

سبحان اللہ! توحید خالص کا کیا ہی خوبصورت بیان ہے!

توحید باری تعالیٰ کے لئے رسول مقبول ﷺ کی غیرت کا معراج غزوۂ احد کے اُس واقعہ میں نظر آتا ہے جب مسلمانوں کی عارضی پسپائی کے دوران آپؐ نے احد پہاڑ کے دامن میں ایک تنگ سی جگہ میں پناہ لی۔ ابوسفیان نے بڑے زور سے آواز دی اور کہا کہ ہم نے محمد ﷺ کو مار دیا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے اس تعلّی کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہی حکمت کا تقاضا تھا۔ اس پر ابوسفیان نے کہا ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دیا جائے۔ پھر ابوسفیان نے آواز دی کہ ہم نے عمرؓ کو بھی مار دیا ہے۔ رسول پاکؐ نے اس پر بھی خاموش رہنے کا حکم دیا۔ اب کفار کو یقین ہوگیا کہ ہم نے میدان مار لیا ہے اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی میں نعرہ لگایا اُعْلُ ھُبُلْ اُعْلُ ھُبُلْ کہ ہمارے بت ھبل کی شان بلند ہو!

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اس موقعہ پر وہی رسول خدا ﷺ جو اپنی موت کے اعلان پر، ابوبکر کی موت کے اعلان پر اور عمر کی موت کے اعلان پر اپنے ساتھیوں کو خاموشی کی نصیحت فرما رہے تھے، اب جب کہ خدائے واحد کی عزّت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان سے بلند کیا گیا تو توحیدِ خالص کی غیرت سے آپ کی روح بیتاب ہوگئی اور آپؐ نے صحابہ سے فرمایا تم لوگ اس تعلّی کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے کہا یارسول اللہ! ہم کیا کہیں۔ فرمایا کہ تم کہو کہ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔ کفار کو بتادو کہ تم جھوٹ بولتے ہو کہ ھبل کی شان بلند ہوئی ہے۔ سنو! وحدہ لاشریک خدا ہی معزز ہے اور اسی کی شان بلند و بالا ہے۔

اس طرح آپ ﷺ نے اپنی جان کا خطرہ مول لیتے ہوئے توحیدِ خالص کا نعرہ بلند فرمایا۔ اس دلیرانہ اور بہادرانہ جواب کا کفار کے لشکر پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کرسکا!

توحید خالص کی خاطر غیرت کا یہ نمونہ تاریخ عالم میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں توحید الٰہی کی یہی محبت اور اس کے لئے غیرت کا شاندار نمونہ اس واقعہ میں ملتا ہے کہ ایک بار آپ کو شدید سردرد کی شکایت ہوئی۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن آرام نہ آسکا۔ ایک ماہر حکیم کو دور سے بلایا گیا۔ وہ آیا اور دیکھ کر کہنے لگا کہ کوئی فکر نہ کریں دو دن میں آرام کر دوں گا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے یہ مشرکانہ بات سنی تو فرمایا کہ میں اس حکیم سے ہرگز کوئی علاج نہیں کروانا چاہتا۔ کیا وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے؟ جس قدر رقم علاج کے لئے اس سے طے کی گئی تھی اس سے زیادہ دے دی اور اسے واپس بھجوا دیا۔ فرمایا: اصل شافیٔ مطلق ہمارا خدا ہے!

اسلام کے ذریعہ دنیا میں توحیدِ خالص کا قیام ہوا۔ خلافتِ راشدہ کے بعد گمراہی اور ضلالت کا ایک لمبا دور آیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ توحیدِ خالص کا ازسرنو قیام ہوا جو خلافت احمدیہ کے سایہ میں روز بروز وسیع تر ہوتا جارہا ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں ملتا ہے۔

توحید خالص کے پاکیزہ اثرات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش اَلْوِداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دِل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار
مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمۂ توحیدِ پاک
تا لگاوے از سرِ نو، باغِ دیں میں لالہ زار

اختتامیہ

اسلام کی پیش کردہ توحید خالص کے بارہ میں چند امور پیش کرنے کے بعد تقریر کے آخر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد پیش کرنا چاہتا ہوں جو ہم سب کو بہت ہی غور سے سن کر حرزِ جان بنانا ضروری ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ فرمایا تھا کہ

خُذُوا التَّوۡحِیۡدَ التَّوۡحِیۡدَ یَآ اَبۡنَآءَ الۡفَارِسِ۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 267)

یعنی اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑو۔ ابنائے فارس سے مراد صرف آپ کا خاندان ہی نہیں ہے بلکہ تمام جماعت روحانی لحاظ سے ابنائے فارس کے ماتحت آتی ہے اور یہ حکم تمام جماعت کے لئے ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کسی خاص چیز کو پکڑتا ہے۔ فرمایا کہ تم مصائب کے وقت توحید کو پکڑ لیا کرو کہ اس کے اندر باقی تمام چیزیں ہیں۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 570 تا 571 خطبہ جمعہ فرمودہ 28؍ اگست 1936ء)

قیام توحید کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پر اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں:

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے رہنما۔ جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہوگیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔

(دافع الوساوس، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 214)

مدثر ظفر

جہاز سے گر کر بچ جانے والی دو خواتین

ویسنا ولوویچ

ہوائی سفر دنیا کا محفوظ ترین ذریعہ سفر ہے جس میں حادثات نہ ہونے کے برابر ہیں۔لیکن حادثے کے امکانات موجود رہتے ہیں۔بیچ آسمان میں دھماکہ ہو،جہاز کے ٹکڑے ہوجائیں پھر بھی کوئی زندہ بچ جائے،بادی النظر میں ایسا ناممکن نظر آتا ہے لیکن فضائی تاریخ میں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں۔ ویسنا ولوویچ ایسی ایک خوش قسمت خاتون تھیں جو تینتیس ہزار فٹ کی بلندی پر جہاز میں دھماکہ ہونے کے باوجود جب سب کچھ فضاء میں ہی بکھر گیا تھا، زمین پر گری اور معجزانہ طور پر بچ گئی۔تاریخ میں آج تک اس سے زیادہ بلندی سے گر کر کوئی نہیں بچا۔یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ ماؤنٹ ایورسٹ سے سیدھا زمین پر آ گرے۔ ویسنا ''بیلگرٹ'' میں پیدا ہوئی جو بعد میں یوگوسلاویہ کہلایا۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس نے یوگوسلاویہ کی قومی ایئر لائن JAT میں بطور فضائی میزبان (air hostess)ملازمت اختیار کرلی۔ملازمت کے محض ایک سال بعد ہی یہ حادثہ پیش آیا۔اس وقت اس کی عمر صرف 22 سال تھی۔ 26 جنوری 1972ء کے دن وہ فلائٹ 376 کے عملے کا حصہ تھی۔جہاز اسٹاک ہوم سے بیلگریٹ جا رہا تھا جس کا پہلا پڑاؤ کوپن ہیگن میں تھا جہاں پر جہاز کا عملہ تبدیل ہوتا تھا۔ویسنا کو اس جہاز پر نہیں ہونا تھا لیکن ایک اور فضائی میزبان جس کا نام بھی ویسنا تھا ہم نام ہونے کی وجہ سے ویسنا ولوویچ کو اس جہاز کے عملے کے ساتھ غلطی سے بھیج دیا گیا۔سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔لیکن چھیالیس منٹ بعد جہاز کے سامان میں رکھا گیا بم زوردار دھماکے سے پھٹ گیا۔دھماکے کی وجہ سے جہاز کا کیبن depressurizes ہوگیا اور جہاز کے ٹکڑے ہوگئے۔جہاز میں اس وقت 28 افراد سوار تھے۔جو تمام کے تمام جہاز کے ملبہ کے ساتھ فضا میں بکھر گئے اور نیچے گرنے لگے۔ان میں سے کوئی بھی نہ بچ سکا سوائے ویسنا کے۔جس وقت دھماکہ ہوا ایک fruit cart آ کر ویسنا سے ٹکرائی جس نے اسے جہاز کی دم''fuselage'' کی طرف دھکیل دیا۔اس وجہ سے وہ باقی لوگوں کی طرح جہاز سے باہر گرنے سے محفوظ رہی۔جہاز کا وہ حصہ ایسے زاویہ سے زمین سے ٹکرایا کہ اس کے مزید ٹکڑے نہیں ہوئے۔نیز وہاں برف کی موٹی تہہ نے بھی اس حصہ کو مزید ٹوٹنے سے بچا لیا۔ایک چیک دیہاتی فوراً کریش کی جگہ پر آیا۔اس نے ویسنا کو کراہتے ہوئے دیکھا جس کے کپڑے خون میں لت پت تھے۔وہ شدید زخمی حالت میں تھی۔اس کی کھوپڑی کی ہڈی،متعدد پسلیاں اور دونوں ٹانگیں ٹوٹ چکی تھیں۔اس قدر انجریز کے باعث ممکن تھا کہ وہ بھی مرجاتی اور کوئی بھی نہ جان پاتا کہ ویسنا جہاز سے گرنے کے باوجود زندہ بچ گئی تھی۔ لیکن اس کی قسمت اچھی تھی کہ جس چیک دیہاتی نے ویسنا کو زندہ ڈھونڈا وہ دوسری جنگ عظیم میں میڈک رہ چکا تھا۔اس نے اچھے طریقے سے ویسنا کے زخموں اور ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کی دیکھ بھال کی اور اسے محفوظ طریقے سے ہاسپٹل پہنچایا۔وہ کئی ماہ تک کومہ میں رہی۔ہوش میں آنے کے بعد اسے صرف اتنا یاد تھا کہ مسافر جہاز میں سوار ہو رہے ہیں۔جب ویسنا کے والدین نے اسے اس حادثہ کے بارے میں بتایا تو ویسنا کو اس پر یقین نہیں آیا جب تک اس نے وہ اخبار نہ دیکھ لیا جس میں اس حادثہ کی خبر چھپی تھی۔حادثہ کے دس ماہ بعد وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوگئی جبکہ مکمل طور پر ٹھیک ہونے میں اسے سولہ ماہ لگے۔اس کے والدین نے ویسنا کے علاج پر اخراجات کے لیے اپنی دونوں گاڑیاں بیچ دیں۔اس حادثہ کے بعد ویسنا نے لمبی عمر پائی۔شدید اندرونی چوٹوں کے باعث وہ کبھی ماں نہیں بن سکی۔اس نے بطور فضائی میزبان ملازمت جاری رکھی۔ویسنا کو کافی شہرت ملی،وہ یوگوسلاویہ میں ایک سلیبرٹی بن چکی تھی۔2016ء میں اسے ہارٹ اٹیک ہوا جس سے وہ جانبر نہ ہوسکی۔اس کی عمر 66 سال تھی اور وہ جہاز سے گرنے کے 44 سال بعد تک زندہ رہی۔

جولیانا کوپیک

جولیانا ہائی اسکول سے گریجویٹ کرنے کے بعد اپنی والدہ کے ساتھ لیما سے پکالپا (پیرو) جا رہی تھی تا کہ وہ وہاں موجود اپنے والد کے ساتھ گریجویشن کی خوشیاں منا سکے۔چھٹیوں کی وجہ سے رش بہت زیادہ تھا اور جس ایئر لائن کی انہیں ٹکٹ ملی اس کی شہرت اچھی نہیں تھی اور ماضی میں اس کے دو جہاز کریش ہو چکے تھے۔پکالپا کے لیے روانہ ہونے کے بعد اچانک موسم خراب ہونا شروع ہوگیا۔آناً فاناً ان کا جہاز کالے سیاہ بادلوں میں گھر گیا۔جہاز کے ایک پر پہ بجلی گری اور انجن میں آگ لگ گئی۔جولیانا کی والدہ نے کھڑکی سے یہ منظر دیکھا اور جولیانا کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا اور بولیں ''اب سب کچھ ختم ہوگیا''۔جہاز کے کئی ٹکڑے ہو چکے تھے اور تیزی سے زمین پر گر رہا تھا۔جولیانا کو سیٹ بیلٹ نے نشست کے ساتھ جکڑ رکھا تھا۔جولیانا کے مطابق وہ کسی ہیلی کاپٹر کے پنکھے کی طرح لہراتے ہوئے نیچے گر رہی تھی۔سیٹ بیلٹ بندھے ہونے کی وجہ سے زمین پر گرنے کے باوجود اسے ایسی چوٹیں نہیں آئیں جو جان لیوا ہوتیں۔زمین پر گرتے ہی اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور اگلے بائیس گھنٹے کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں۔البتہ اس کا کہنا ہے کہ اس دوران اسے ہوش آیا ہوگا کیونکہ جب وہ ہوش میں آئی تو سیٹ بیلٹ کھلا ہوا تھا اور وہ اپنی نشست کے پاس زمین پر پڑی ہوئی تھی۔اس نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا،صبح کے نو بج رہے تھے۔جہاں جہاز کریش ہوا وہ ایک گھنا جنگل تھا۔جہاں سانپ اور جنگلی جانور بکثرت پائے جاتے تھے۔جولیانا کی جگہ کوئی اور ہوتا تو خود کو جنگل میں اس طرح تنہا پا کر ضرور گھبرا جاتا۔دراصل جولیانا کا بچپن جنگل میں گزرا تھا۔اس کی والدہ ornithologist تھیں اور اس کے والد بھی مشہور biologist تھے اور پیرو کے Museum of Natural History میں ریسرچ کرتے تھے۔چنانچہ جولیانا کے لیے جنگل کوئی نئی چیز نہیں تھی اور ایسے ماحول سے وہ اچھی طرح مانوس تھی۔والدین کی تربیت کے باعث وہ جانتی تھی کہ جنگل سرسبز جہنم نہیں ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔اسے اپنے بارے میں زیادہ فکر نہیں تھی وہ اپنی ماں کے بارے میں زیادہ پریشان تھی۔اسے معلوم تھا کہ جنگل میں گم ہوجانا بہت آسان ہے اس لیے وہ یہ جگہ چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔کریش کے چار دن بعد اس نے گدھ کی آوازیں سنی اور انہیں زمین پر اترتے دیکھا۔اس نے اپنی والدہ سے سن رکھا تھا کہ گدھ زمین پر تب ہی اترتے ہیں جب انہیں زمین پر مردار نظر آئیں۔اس نے آواز کا تعاقب کیا تو کچھ دور اسے تین افراد اور نظر آئے۔وہ اپنی نشستوں پر سیٹ بیلٹ کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اور اتنی زور سے زمین پر گرے تھے کہ تین فٹ تک مٹی میں دھنس گئے تھے۔ان کے صرف پاؤں نظر آ رہے تھے جن میں سے ایک خاتون تھی۔اس نے لکڑی سے پاؤں ٹٹول کر دیکھے۔یہ جولیانا کی والدہ نہیں تھی کیونکہ وہ پاؤں پر نیل پالش نہیں لگاتی تھیں۔

اسی دوران اس نے ریسکیو جہازوں کی آوازیں سنی لیکن اسے یقین تھا کہ جنگل بہت زیادہ گھنا ہونے کی وجہ سے اسے کوئی بھی اوپر سے دیکھ نہیں پائے گا۔خود اس کے لیے بھی ممکن نہیں تھا کہ کسی طرح اپنی موجودگی کا سگنل دے سکے۔اس نے کچھ دن کریش کی جگہ پر رک کر کسی اور بچ جانے والے کا انتظار کیا۔اسے یقین ہو چلا تھا کہ اب کوئی نہیں آئے گا،مزید یہاں رکنا خود اپنی موت کو گلے لگانے کے مترادف ہے۔اسے اپنے بل بوتے پر اپنی بقاء کی کوشش کرنی ہے۔پانی کا حصول مشکل نہیں تھا لیکن کھانے کا انتظام کرنا دشوار تھا۔زخمی ہونے کے باعث وہ درختوں پر چڑھنے سے بھی قاصر تھی۔اسے معلوم تھا کہ جنگل میں کئی پودے زہریلے ہوتے ہیں۔ٹافیوں کا پیکٹ ہی اس کا کھانا تھا جو اسے کریش والی جگہ سے ملا تھا اور وہ احتیاط سے تھوڑا تھوڑا استعمال کر رہی تھی۔جولیانا نے بتایا کہ اس نے جنگلی مینڈک پکڑنے کی کوشش کی لیکن کمزوری کے باعث انہیں پکڑ نہ پائی۔یہ اس کے لیے اچھا ہی ہوا۔بعد میں جب اس نے اسٹڈی کی تو اسے معلوم ہوا کہ جو مینڈک وہ پکڑنا چاہ رہی تھی وہ زہریلے تھے۔

اس نے وہ علاقہ چھاننا شروع کیا تو اسے ایک پانی کا چشمہ بہتا ہوا ملا۔اس نے اپنے والد سے سن رکھا تھا کہ اگر کبھی جنگل میں کھو جاؤ تو پانی کے بہاؤ کے ساتھ چلتے رہو۔چھوٹے چشمے ندی میں جا کر گرتے ہیں اور ندی کسی بڑے نالے یا دریا میں گرتی ہے اور ان کے کنارے آبادی ضروری ہوتی ہے۔اس نے ایسا ہی کیا،وہ دن کے وقت چشمے کے ساتھ چلتی جو آگے جا کر ایک چھوٹی ندی میں مل گیا تھا۔رات ہونے پر وہ ندی کے کنارے ہی سو جاتی۔وہ بنا بازو کے قمیض میں تھی۔کیڑے مکوڑے اس کے جسم پر کاٹتے تھے۔اس کی گھڑی بند ہو چکی تھی اور ایک جوتا بھی کریش کے دوران کہیں کھو گیا تھا۔پتوں کے نیچے سانپوں کا خدشہ تھا اس لیے جولیانا اپنا وہ جوتا اپنے آگے پھینکتی تا کہ پتوں کے نیچے اگر کوئی سانپ ہوں تو اسے پتہ چل جائے۔آگے جاتی جوتا اٹھاتی اور پھر اسے اپنے آگے پھینکتے ہوئے ایک ایک قدم آگے بڑھتی رہی۔یہ بات بھی اس نے اپنے والد سے سیکھی تھی۔اس نے مگرمچھ ندی سے باہر آتے جاتے دیکھے۔لیکن پانی میں چلنا خشکی پر چلنے کی نسبت آسان تھا۔دسویں دن اسے ندی کنارے ایک کشتی نظر آئی جس کے پاس ایک جھونپڑی تھی۔اسے کچھ امید پیدا ہوئی۔جھونپڑی میں اسے مٹی کے تیل کا کین نظر آیا،اس نے اپنے زخموں پر تیل انڈیل دیا۔یہ دردناک تھا لیکن اس سے افاقہ ہوا اور اس کے زخموں سے کیڑے نکل گئے۔اس نے اپنے والد کو کتے کے زخموں کو مٹی کے تیل سے صاف کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

اگلے دن اس نے تین پیرووین آدمی دیکھے جو کوپیکا کو دیکھ کر گھبرا گئے۔اس کے سنہرے بالوں گوری رنگت اور خون آلود آنکھوں کی وجہ سے انہوں نے اسے بھوت سمجھا۔کوپکا نے اسپینش زبان میں ان سے بات کی اور اپنی حالت سے آگاہ کیا۔انہوں نے اگلے دن اسے اپنی کشتی میں نزدیکی قصبے میں پہنچایا جہاں سے اسے ہاسپٹل منتقل کیا گیا۔جولیانا فلائٹ 508 کی اکیلی زندہ بچنے والی مسافر تھی لیکن فلم ڈائریکٹر وارنر ہرزوگ بھی اسی جہاز پر سفر کرنے والے تھے لیکن بالکل آخری لحات میں ان کے پروگرام میں تبدیلی ہوئی اور انہوں نے اس جہاز میں اپنی نشست کینسل کروالی۔جولیانا کے واقع سے متاثر ہو کر وارنر ہرزوگ نے جولیانا پر Wings of Hope کے نام سے دستاویزی فلم بنائی۔

غائب جنازوں کی فہرست برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2021ء

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا کہ ’’جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کی جائے گی‘‘

اس ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء پر جن مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کا اعلان ہوا ان کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے۔ قارئین سے ان کی مغفرت کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

1۔مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب

6مارچ 2019 کو وفات پاگئے۔مسقط سے واپس آ کر مختلف مقامی وضلعی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

2۔ مکرم محمد عتیق بٹ صاحب ابن مکرم خواجہ غلام نبی صاحب (مانچسٹر۔یوکے)

17 اپریل 2019ء کو وفات پاگئے۔مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑنانا حضرت غلام رسول صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہوا جو کہ بابا سلُو کے نام سے مشہور تھے۔مرحوم جماعتی وتبلیغی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔

3۔مکرمہ امینہ خالدہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں نعیم اللہ خالد صاحب (فرانکن تھال۔جرمنی)

4 اکتوبر 2019 کو وفات پاگئیں۔آپ نے ریجنل اور مقامی صدر لجنہ کے علاوہ دیگر شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔

4۔مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ (لیور پول)

اکتوبر 2019 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔تبلیغ کا کام خوش دلی سے کرتیں اور چندوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔

5۔مکرمہ ناصرہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب

14اکتوبر 2019 کو وفات پاگئیں۔قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتی تھیں ضرورت مندوں کی مدد کرنے والی اور چندوں کی ادئیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں۔

6۔مکرم شیخ عبد الشکور صاحب

30 اکتوبر 2019 کو وفات پاگئے۔سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتے ہیں۔انتظامی صلاحیتوں اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کروانے کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔

7۔مکرم جاوید چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب (ناروے)

9دسمبر 2019ء کو وفات پاگئے۔مرحوم نے لمبی تکلیف دہ بیماری کا عرصہ بڑے صبر اور حوصلہ سے گزارا۔مرحوم مکرم غالب احمد جاوید صاحب (دفتر PS یوکے) کے والد اور مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب (دفتر PS اسلام آباد یوکے) کے سسر تھے۔

8۔مکرم منصور احمد صاحب

10 دسمبر 2019 کو وفات پاگئے۔آپ کے تین بیٹے ہیں اور تینوں جماعتی عہدیدار ہیں۔ایک بیٹی کی شادی مربی سلسلہ سے ہوئی ہے۔

9۔مکرم گلزار احمد صاحب ابن مکرم محمد اسحاق صاحب

17دسمبر 2019 کو وفات پاگئے۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، خوش اخلاق، مہمان نواز، ملنسار اور ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

10۔مکرم فیض الرحمٰن صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب

16دسمبر 2019 کو وفات پاگئے۔مرحوم اعلیٰ درجہ کے متقی، بااخلاق، نظام جماعت سے تعاون کرنے والے اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔

11۔مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم رحمت اللہ صاحب

23دسمبر 2019 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔بہت شفیق، ہر دلعزیز اور ایک نیک مخلص انسان تھے۔آپ نے بطور صدر جماعت کوٹ عبد المالک خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم ظفر رشید صاحب مربی سلسلہ وصدر خدام الاحمدیہ سپین کے سسر تھے۔

12۔مکرمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد خان صاحب

23 دسمبر 2019ء کو وفات پاگئیں۔پیشہ کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھیں۔غریب بچوں کی یونیفارم اور فیسوں وغیرہ کے اخراجات برداشت کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

13۔مکرم عبد الکریم صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب

26 دسمبر 2019 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔احمدی ہونے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن تمام حالات کا بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔

14۔مکرم محمّد اسلم صاحب

28 دسمبر 2019 کو وفات پاگئے۔مرحوم کی دینی اور اخلاقی حالت اچھی تھی۔نماز باجماعت کے پابند تھے۔

15۔مکرم یامین احمد طاہر رند صاحب ابن مکرم خدا بخش صاحب

11جنوری 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔تقریباً 21سال خادم مسجد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ایک بااخلاق، مہمان نواز اور ملنسار انسان تھے۔آپ کے دو بیٹے جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

16۔مکرم غلام مرتضیٰ صاحب

13 جنوری 2020ء کو وفات پاگئے۔مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم علی رضا صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔

17۔مکرمہ بشریٰ عارف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عارف صاحب

15جنوری 2020 کو وفات پاگئیں۔گاؤں میں تقریباً 25 سال احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔

18۔مکرم جمشید عارف صاحب ابن مکرم محمد عارف صاحب

15جنوری 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم بہت محنتی، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

19۔مکرم نیاز احمد بھٹی صاحب ابن مکرم حاجی برکت علی صاحب

20 جنوری 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم 1991میں خود احمدی ہوئے اور بہن بھائیوں کی مخالفت کا بڑی جواں مردی سے مقابلہ کیا۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت خوددار، چندہ جات اور مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لینے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

20۔مکرمہ رشیدہ لطیف مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لطیف مرزا صاحب

یکم فروری 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں کی ادئیگی میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔

21۔مکرم رانا نذیر احمد صاحب ابن مکرم رانا غلام محمد صاحب

2 فروری 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔وفات سے قبل نائب صدر جماعت، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالارہے تھے۔آپ مکرم رانا کاشف نذیر صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

22۔مکرم حشمت اللہ صاحب (جرمنی)

4 فروری 2020ء کو وفات پاگئے۔آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے نہایت وفا اور اطاعت کا تعلق تھا۔مرحوم مکرم مظفر احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے چھوٹے بھائی تھے۔

23۔مکرمہ افتخار بیگم صاحبہ بنت مکرم میاں محمد اکبر اقبال صاحب

6 فروری 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔مرحومہ نے حلقہ پولی ٹیکنیک مجلس بلدیہ ٹاؤن کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

24۔مکرمہ صادقہ شاہین صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب صاحب

7 فروری 2020 کو وفات پاگئیں۔آپ نے بطور معاون صدر واقفات نو خدمت کی توفیق پائی۔

25۔مکرم عمردراز تنویر صاحب ابن مکرم محمد نواز گوندل صاحب

8فروری 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔جماعت کے فعال رکن تھے۔بطور سیکرٹری تحریک جدید بڑی محنت سے کام کیا۔سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔

26۔مکرم شان احمد صاحب ابن مکرم احمد یار صاحب

12فروری 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم نے 1962میں اپنے گھر والوں کے ہمراہ بیعت کی اور خاندانی مخالفت سے تنگ آکر ربوہ شفٹ ہوگئے۔1976میں زندگی وقف کرکے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور خلافت میں حفاظت خاص میں بھرتی ہوگئے۔محلہ میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ خدمت کی توفیق پائی۔

27۔مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ (جماعت Willingoro۔امریکہ)

13 فروری 2020 کو وفات پاگئیں۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت سید بہاول شاہ صاحبؓ کی پوتی اور حضرت سید عبد العزیز شاہ صاحبؓ کی نواسی تھیں۔

28۔مکرمہ سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل عمر صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ (سونگڑہ اڑیسہ۔انڈیا)

15 فروری 2020ء کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ حضرت سید نیاز حسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم سید فضل نعیم صاحب معلم سلسلہ اڑیشہ کی والدہ تھیں۔

29۔مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فضل حق صاحب

26فروری 2020 کو وفات پاگئے۔مقامی جماعت میں کئی عہدوں پر خدمت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر نصرت جہاں سکیم کے تحت نائیجیریا میں احمدیہ کالج کانو میں کیمسٹری کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ رہے۔

30۔مکرم ملک منظور احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد یوسف صاحب

یکم مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔صوم وصلوۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ مکرم لقمان احمد انجم صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

31۔مکرم مبشر احمد طارق صاحب

3مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔آپ اپنی جماعت میں قائد خدام الاحمدیہ، سیکرٹری مال اور قائمقام صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

32۔مکرم میاں عبد الصمد صاحب (جرمنی)

4 مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔آپ نے مقامی سطح پر نائب صدر اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ کے ایک بیٹے مکرم میاں عبد الواحد صاحب تنزانیہ میں ریجنل مبلغ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

33۔مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب

6مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں تین چار سال خدمت کا موقع ملا۔1998-99 میں انہوں نے اپنے آپ کو حفاظتی ڈیوٹی کے لئے بطور رضا کار پیش کیا اور اس دوران ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے ساتھ بھی خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب کے والد تھے۔

34۔مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک ریاض احمد صاحب

6 مارچ 2020ء کو وفات پاگئیں۔مرحومہ نے صدر لجنہ گلارچی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم اویس احمد تارڑ صاحب کی نانی تھیں۔

35۔مکرم چوہدری غلام رسول وینس صاحب ابن مکرم چوہدری احمد دین وینس صاحب

6 مارچ 2020ء کو وفات پاگئے۔قاضی ضلع کے علاوہ مقامی جماعت میں سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

36۔مکرم شیخ محمد سعید صاحب (کینیڈا)

6 مارچ 2020ء کو وفات پاگئے۔آپ شیخ ناصر احمد صاحب شہید آف اوکاڑہ کے چھوٹے بھائی تھے۔مرحوم موصی تھے۔

37۔عزیزہ امۃ المقیت بنت مکرم افتخار احمد صاحب۔

7 مارچ 2020ء کو وفات پاگئیں۔مرحومہ کالج میں سیکنڈ ائیر کی طالبہ تھیں۔نہایت ذہین اور خوش طبیعت ہونے کی وجہ سے اپنی کلاس فیلوز میں مقبول تھیں۔اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھیں۔مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

38۔مکرمہ وسیمہ صاحبہ بنت مکرم شیخ نواب دین صاحب مرحوم

9مارچ 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ خدمت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتیں۔دونوں سکولوں میں وقف کے جذبے سے بہت محنت اور اخلاص سے کام کیا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

39۔مکرم جمشید علی بٹ صاحب ابن مکرم انصار احمد بٹ صاحب

11 مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔مقامی سطح پر قائد خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے علاوہ بعض اور عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

40۔مکرمہ پروین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد طاہر صاحب (ہمبرگ، جرمنی)

18مارچ 2020 کو وفات پاگئیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم امتیاز احمد صاحب شاہین (مربی سلسلہ فرینکفرٹ جرمنی) کی تائی تھیں۔

41۔مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم عطاء اللہ صاحب (لندن)

20 مارچ 2020ء کو وفات پاگئے۔مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

42۔مکرمہ حمیدہ عفت محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب بری (یوکے)

22 مارچ 2020ء کو وفات پاگئیں۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سیٹھی غلام نبی صاحبؓ کی نواسی تھیں۔اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

43۔مکرمہ ثمینہ حبیب صاحبہ اہلیہ مکرم شبیب حنیف صاحب (ترونڈر کیرالہ)

24 مارچ 2020ء کو وفات پاگئیں۔مرحومہ پی پی ناصر الدین صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ کنور ٹاؤن) کی بیٹی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

44۔مکرم محمد حنیف ڈوگر صاحب ابن مکرم محمد بوٹا صاحب

25 مارچ 2020ء کو وفات پاگئے۔مرحوم مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب (مربی سلسلہ تنزانیہ) کے چچا اور مکرم وقار احمد صاحب (مربی سلسلہ قزاقستان) کے سسر تھے۔

45۔مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم حکیم صدر دین صاحب

27 مارچ 2020ء کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔مقامی سطح پر صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مطالعہ کتب اور تبلیغ کا بہت شوق تھا۔

46۔مکرم مرزا مسیح احمد صاحب (جرمنی)

28 مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔آپ مکرم ھبۃ الرحمن صاحب (انچارج مرکزی خدام سیکشن یوکے) کے خالہ زاد بھائی تھے۔

47۔مکرمہ سیدہ ہاجرہ شفقت صاحبہ اہلیہ مکرم سید شبیر علی شاہ صاحب (ایڈیلیڈ۔ آسٹریلیا)

28 مارچ 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر (مربی سلسلہ امریکہ) کی چچی اور مکرم مبارز حسن بلوچ صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کی نانی نیز مکرم حافظ مشہود احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی پھوپھی تھیں۔

48۔مکرم چوہدری بشیر احمد ورک صاحب (گروس گیراؤ۔جرمنی)

28 مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

49۔مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب مرحوم

31مارچ 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ حضرت چوہدری امین اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، نظام جماعت کا احترام کرنے والی ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔

50۔مکرم خواجہ اقبال بٹ صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب

31مارچ 2020 کو وفات پاگئے۔آپ نے بطور قاضی ضلع خدمت کی توفیق پائی۔

51۔مکرم لئیق احمد بسراء صاحب واپڑا والے

2 اپریل 2020 کو وفات پاگئے۔محلہ کی سطح پر سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے علاوہ منتظم مال انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔خدمت دین کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔

52۔مکرم غلام عباس بلوچ صاحب (برمنگھم یوکے)

3 اپریل 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم نے صدر حلقہ اور سیکرٹری مال کے علاوہ بعض اور جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔1993 سے 1998 تک جرمنی اور بعد ازاں لندن اور برمنگھم میں بھی مختلف خدمات بجالاتے رہے۔مرحوم موصی تھے۔

53۔مکرم ملک حشمت اللہ صاحب (Chicago۔امریکہ)

5 اپریل 2020ء کو وفات پاگئے۔آپ مکرم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم درویش قادیان کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ جماعت کے فعال ممبر تھے اور باقاعدگی سے جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے تھے۔

54۔مکرم بشارت احمد صاحب شاہد ابن مکرم فضل دین صاحب مرحوم

5 اپریل 2020ء کو وفات پاگئے۔آپ نے مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

55۔مکرم ملک منور احمد صاحب ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب (یوکے)

10 اپریل 2020ء کو وفات پاگئے۔مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب سیالکوٹیؓ کے پڑپوتے تھے۔مرحوم کو جماعت کی خدمت کا بہت شوق تھا۔اپنے حلقہ مورڈن میں تبلیغ کے کاموں سے وابستہ رہے۔

56۔مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد گھمن صاحب (جرمنی)

12اپریل 2020ء کو وفات پاگئیں۔تین مربیان مکرم عزیز احمد گھمن صاحب، مکرم منصور احمد گھمن صاحب اور مکرم حبیب احمد گھمن صاحب کی دادی تھیں۔

57۔مکرم محمد حسین صابر صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب

17 اپریل 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔مرحوم نے 1982 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور خلافت میں بیعت کی تھی۔

58۔مکرم نیاز احمد مسعود صاحب

18اپریل 2020ء کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔

59۔مکرم نعیم رحمت اللہ صاحب (امریکہ)

20 اپریل 2020 کو وفات پاگئے۔آپ جماعت کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org کے انچارج مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب (آف امریکہ) کے بھائی تھے۔

60۔مکرم عبد الغنی صاحب

22 اپریل 2020ء کو وفات پاگئے۔آپ مکرم عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ و استاذ جامعہ کینیڈا کے والد تھے۔مرحوم موصی تھے۔

61۔مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی بشیر الدین خان صاحب مرحوم (لندن)

27 اپریل 2020ء کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔

62۔مکرم خواجہ حفیظ احمد صاحب ابن مکرم میاں غلام احمد صاحب

30 اپریل 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔وفات سے قبل بطور صدر حلقہ خدمت بجالا رہے تھے۔

63۔مکرمہ ریحانہ قمر صاحبہ (کیلگری کینیڈا)

یکم مئی 2020ء کو وفات پاگئیں۔آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کی والدہ کے چچا مکرم حضرت پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری کے ذریعہ 1908ء میں آئی۔1986ء میں آپ کے خاوند مکرم سید قمر الحق صاحب کو سکھر میں شہید کر دیا گیا تھا۔

64۔مکرمہ رفیعہ رامہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الکریم صاحب (شکاگو۔امریکہ)

3 مئی 2020 کو وفات پاگئیں۔محترم میاں عبدالحق رامہ صاحب مرحوم (سابق ناظر بیت المال وسابق ڈپٹی کنٹرولر جنرل ملٹری اکاؤنٹس) کی بیٹی تھیں۔

65۔مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم مولوی تاج الدین صاحب

3 مئی 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں صوم وصلوٰۃ کی پابند، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، ہمدرد، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔

66۔مکرم مبشر لطیف احمد صاحب ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب (ٹورانٹو۔کینیڈا)

5مئی 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔سانحہ لاہور مئی 2010 کے موقعہ پر حملہ کے وقت مسجد ماڈل ٹاؤن میں موجود تھے اور محض خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔بعد ازاں کینیڈا شفٹ ہوگئے تھے۔

67۔مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ناصر احمد ساہی صاحب

8 مئی 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ حضرت چوہدری محمد خان وڑائچ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔جلسہ سالانہ میں باقاعدگی سے شمولیت کرتی تھیں۔جماعتی مہمانوں کی

بہت خوش دلی سے مہمان نوازی کرتی تھیں۔ خلافت سے غیر معمولی اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔

68۔مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی ولایت خان صاحب

9 مئی 2020 ء کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔خدا کی راہ میں خرچ کرنے، چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور غریبوں کی مالی امداد میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔اپنے حلقہ میں لجنہ کے کاموں میں شرکت کرتی رہیں۔

69۔مکرم محمد زکریا داؤد صاحب چینی ابن مکرم محمد یوسف چینی صاحب مرحوم (حال جرمنی)

11 مئی 2020ء کو وفات پا گئے۔آپ کے والد کا تعلق شنگھائی چین سے تھا جو پیدائشی طور پر مسلمان تھے۔مرحوم کو جرمنی میں مقامی اور ریجن کی سطح پر مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب (مربی سلسلہ۔ رشین ڈیسک) کے برادر نسبتی تھے۔

70۔مکرم عطاالحق بٹ صاحب ابن مکرم نور الحق بٹ صاحب

15 مئی 2020ء کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلافت اور نظام جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔

71۔ مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب (ہنسلو ۔ یو کے)

15 مئی 2020ء کو وفات پا گئیں۔مرحومہ مکرم مرزا عبد الرشید صاحب (سیکرٹری ضیافت یو کے) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

72۔مکرم سید افتخار احمد شاہ صاحب

22 مئی 2020 کو وفات پا گئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد لمبا عرصہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں بطور اکاؤنٹنٹ خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

73۔مکرم جاوید اقبال صاحب ابن مکرم غلام احمد صاحب راں

24 مئی 2020ء کو وفات پا گئے۔آپ نے مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

74۔مکرم محمد عظیم اللہ صاحب

25 مئی 2020ء کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم طاہر محمود صاحب کے بھائی تھے۔

75۔مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر نسیم احمد صاحب

25 مئی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت مہمان نواز، واقفین زندگی کا احترام کرنے والی، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔مقامی سطح پر نائب صدر لجنہ کے علاوہ، سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری خدمت خلق اور محاسبہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

76۔مکرم مظفر اقبال چیمہ صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم (سابق نائب ناظم مال وقف جدید قادیان)

29 مئی 2020ء کو وفات پا گئے۔ نائب ناظم مال وقف جدید اور قائد عمومی انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

77۔مکرمہ نیامت بی بی صاحبہ

29 مئی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔مکرم شفیق احمد صاحب (کارکن شعبہ مال) کی والدہ تھیں۔

78۔مکرم منور احمد اعوان صاحب (ورجینیا۔امریکہ)

31 مئی 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ حضرت مولوی محمد اسحاق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔آپ نے کویت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔آپ کے چھوٹے بھائی مکرم مبارک علی اعوان صاحب سانحہ لاہور 2010 میں شہید ہوئے تھے۔

79۔مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ہبۃ اللہ کاہلوں صاحب

5جون 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔محترم ثاقب ہبۃ اللہ کاہلوں صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

80۔مکرم قریشی محمد صادق صاحب ابن مکرم قریشی محمد حنیف صاحب (سائیکل سیاح۔ڈھاکہ)

9 جون 2020 کو وفات پا گئے۔آپ کا بچپن قادیان اور ربوہ میں گزرا۔ایک دعا گو نیک اور مخلص انسان تھے۔

81۔مکرم طاہر چوہدری صاحب ابن مکرم محمد طفیل چوہدری صاحب (یو کے)

9 جون 2020 کو وفات پا گئے۔لوکل جماعت میں سیکرٹری مال کے علاوہ زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کے پابند، ایک خوش مزاج، نیک اور مخلص انسان تھے۔

82۔مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فیض محمد صاحب

9 جون 2020 کو وفات پا گئیں۔ نمازوں کی پابند، بہت خوش اخلاق، مہمان نواز ایک نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔

83۔مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب (حال ٹورانٹو۔کینیڈا)

9جون 2020 کو وفات پا گئے۔بطور آڈیٹر سمن آباد خدمت کی توفیق پائی۔خلافت کے ساتھ اخلاص اور فدائیت کا گہرا تعلق تھا۔

84۔مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب

10جون 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔مکرم محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) کے والد تھے۔مرحوم نے 1962 میں بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ صدر خدمت کی توفیق پائی۔

85۔مکرم صلاح الدین بٹ صاحب (جرمنی)

10جون 2020 کو وفات پا گئے۔اپنی جماعت میں سیکرٹری ضیافت اور سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

86۔مکرمہ لیلیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم (کوئمبٹور)

11جون 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔لجنہ کے کاموں میں بڑی فعال اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔

87۔ مکرمہ عطیہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن غنی صاحب (ڈیٹرائٹ ۔ امریکہ)

12 جون 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔مقامی جماعت کی فعال رکن تھیں اور لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی امریکہ کی نیشنل ٹیم ممبر کے علاوہ مقامی سطح پر نائب سیکرٹری دستکاری کی خدمت کی توفیق پائی۔بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ نے Islamic Prayers for Kids کے نام سے ایک کتاب بھی شائع کی۔

88۔مکرم شیراز احمد صاحب ابن مکرم شہباز احمد ناصر صاحب

12 جون 2020 کو ایک حادثے میں وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے خدام الاحمدیہ میں مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔

89۔مکرم قاضی نجیب الدین صاحب (ٹوٹنگ)

16جون 2020 کو وفات پا گئے۔ آپ کے والد مکرم قاضی سفیر الدین صاحب اور والدہ نے جماعت کی سچائی کو پہچان کر خود لاہور میں بیعت کی تھی۔مرحوم کی شادی حضرت صوفی احمد جان صاحب کی فیملی میں ہوئی۔لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کے علاوہ نیشنل عاملہ انصار اللہ میں لمبا عرصہ محاسب رہے۔الفضل انٹرنیشنل کے اجراء پر ترسیل، پیکنگ اور پوسٹ کرنے کی ڈیوٹی بھی سرانجام دیتے رہے۔

90۔مکرم شکیل احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب

18جون 2020 کو وفات پا گئے۔مہاجر کیمپ حب بلوچستان میں قائد اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

91۔مکرم فیض احمد صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب

19جون 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قاضی اکبر علی صاحب کے پوتے تھے۔آپ کے ایک بیٹے مکرم راشد محمود صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

92۔مکرمہ صغیرہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ایوب صاحب

21 جون 2020 کو وفات پا گئیں۔آپ مکرم حبیب احمد صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

93۔مکرم عبد الغفور شاد صاحب (بیت الفتوح مورڈن)

23جون 2020 کو وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔باجماعت نمازوں کے پابند ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

94۔مکرمہ ثریا رمضان صاحبہ بنت مکرم محمد رمضان صاحب

30 جون 2020 کو وفات پا گئیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، اچھے اخلاق کی مالک ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

95۔مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

یکم جولائی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ لجنہ میں سیکرٹری اشاعت اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

96۔مکرم محمد شفیع خان صاحب ابن مکرم مولوی شہزادہ خان صاحب افغان

2جولائی 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب (گیمبیا) کے والد اور مکرم منیر خان صاحب فزیوتھراپسٹ کے تایا تھے۔

97۔مکرمہ سائرہ بی بی صاحبہ

3 جولائی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔نمازوں کی پابند، تہجد گزار ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

98۔مکرم عبد القیوم صاحب

3 جولائی 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔مکرم جری اللہ طاہر صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم امان اللہ امجد صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

99۔مکرم کرم الٰہی صاحب ابن مکرم رجب دین صاحب

8جولائی 2020 کو وفات پا گئے۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔فضل عمر ہسپتال میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پائی۔

100۔مکرم نذیر احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب

9 جولائی 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔نہایت متقی اور عبادت گزار انسان تھے۔

101۔مکرمہ بشریٰ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم لطیف احمد خان صاحب مرحوم (حیدر آباد۔انڈیا)

9جولائی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔حلقہ کنچن باغ حیدر آباد میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور اپنی ذمہ داریاں بخوبی ادا کرتی رہیں۔

102۔مکرم عبد الاعلیٰ صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب

10جولائی 2020 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے مقامی قائد خدام الاحمدیہ اور قائد ضلع کے علاوہ مقامی جماعت میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری وقف نو کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

103۔مکرمہ حمیدہ احسان صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ کرم علی صاحب (سکندر آباد۔ انڈیا)

15 جولائی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔لمبا عرصہ لجنہ کی سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، دیندار، غریب پرور، مہمان نواز ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

104۔مکرمہ فریدہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم انجینئر سلیم احمد صاحب

19 جولائی 2020 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھے۔آپ مکرم منشی

ظفر احمد صاحب کپورتھلوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم شیخ محمد احمد مظہر صاحب کی بھتیجی تھیں۔ آپ نے اپنی مجلس میں کچھ عرصہ نائب صدر و قائمقام صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

105۔ مکرم مسعود احمد صاحب ڈوگر ابن مکرم محمود احمد صاحب (سوئٹزرلینڈ)

20 جولائی 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے دادا حضرت سر بلند خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔

106۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب شہید

21 جولائی 2020 کو وفات پاگئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت اخوند محمد رمضان کی پڑنواسی تھیں۔ آپ کے والد حکیم محمد موہیل صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے باڈی گارڈ تھے۔ مرحومہ نے خاوند کی شہادت پر صبر اور حوصلہ کا مثالی نمونہ پیش کیا۔

107۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب ابن مکرم فیروز دین صاحب

25 جولائی 2020 کو وفات پاگئے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

108۔ مکرم ماسٹر حمید احمد خان صاحب ابن مکرم ماسٹر بیرم خان صاحب

28 جولائی 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے قائد مجلس، نگران حلقہ خدام الاحمدیہ، نائب قائد ضلع، صدر جماعت، امیر حلقہ اور سیکرٹری تحریک جدید ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بے شمار خوبیوں کے مالک، بڑے مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔

109۔ مکرم محمد اسلم داؤد صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب (Marburg۔ جرمنی)

31 جولائی 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

110۔ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری رحمت خان صاحب

6 اگست 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے صدر جماعت کے علاوہ چھ سال امیر ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

111۔ مکرمہ عزیزہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد چغتائی صاحب (ساؤتھ چیم)

7 اگست 2020 کو وفات پاگئیں۔ آپ حضرت میاں چراغ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے مکرم سعید الدین سعدی صاحب کی بہو تھیں۔ ایک نیک، دعاگو، خوش اخلاق اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔

112۔ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب

12 اگست 2020 کو وفات پاگئیں۔ جوانی میں بیوہ ہوگئی تھیں لیکن دو بچوں کی کفالت کی ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی اور صبر وہمت کے ساتھ ادا کی۔

113۔ مکرم خالد لطیف صاحب (حال ہیوسٹن۔ امریکہ)

13 اگست 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہت خوش مزاج، ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کو ملازمت کے دوران جب بھی برطانیہ آنے کا موقع ملتا تو جماعتی ڈاک بڑے اہتمام سے لاتے اور واپسی پر لے کر بھی جایا کرتے تھے۔

114۔ مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شفقت حیات تھیم

14 اگست 2020 کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ غریبوں اور یتیموں کی دل کھول کر مدد کرتیں اور کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں۔

115۔ مکرمہ قیصر جمال افضل صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب (جرمنی)

18 اگست 2020 کو وفات پاگئیں۔ آپ کے دادا غلام محمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زمینوں پر خدمت کا موقع ملا۔

116۔ مکرم شفیق احمد صاحب (Kiel۔ جرمنی)

20 اگست 2020 کو وفات پاگئے۔ بہت ہر دلعزیز، نمازوں کے پابند، نظام جماعت کا احترام کرنے والے ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔

117۔ مکرم امین الحق صاحب (صدر جماعت چامرچی۔ نزد بھوٹان بارڈ۔ ضلع جلپائی گوڑی بنگال)

21 اگست 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھنے کے بعد 2003ء میں بیعت کی تھی اور خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ساری زندگی سخت مخالفت کا سامنا کیا لیکن عہد بیعت پر ثابت قدم رہے۔

118۔ مکرم محمد اکبر گجراتی صاحب (سابق معلم)

24 اگست 2020 کو وفات پاگئے۔ آپ کے دادا مکرم محمد حیات صاحب کو 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے مختلف جماعتوں بطور معلم خدمت کی توفیق پائی۔

119۔ مکرم مشتاق احمد صاحب ابن مکرم فضل الٰہی صاحب

8 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

120۔ مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحید صاحب (صدر جماعت بھرتپور۔ مرشد آباد۔ بنگال)

10 ستمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مقامی مجلس بھرتپور میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے بڑے بیٹے معلم سلسلہ ہیں اور چھوٹے بیٹے انسپکٹر تحریک جدید کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں۔

121۔ مکرم عزیز احمد باجوہ صاحب

12 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مکرم لقمان احمد کشور صاحب (مبلغ سلسلہ انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ یوکے) کے ماموں تھے۔

122۔ مکرمہ نگہت جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم رانا جاوید اقبال صاحب

12 ستمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

123۔ مکرم رانا بشیر احمد صاحب ابن مکرم مہر دین صاحب

13 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم کا جماعت کے ساتھ گہرا اخلاص کا تعلق تھا۔ نماز باجماعت کے پابند اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔

124۔ مکرم محمد انعام ذاکر صاحب (واقف زندگی پنشنر۔ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان)

14 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ قادیان میں نظارت علیاء، نظارت امور عامہ، نظارت تعلیم، نور الدین لائبریری اور لنگر خانہ میں بطور کارکن خدمت کی توفیق پائی۔ پنجگانہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ قرآن کریم کے 26 پارے حفظ تھے اور رمضان میں درس القرآن پر قرآن کریم کی تلاوت بہت شوق سے کیا کرتے تھے۔

125۔ مکرم محمد احمد اکمل خان صاحب ابن مکرم صوبیدار محمد افضل خان (سعودی عرب۔ یوکے)

18 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ سعودی عرب میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

126۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب

19 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ حضرت مولوی سلطان علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ اپنی جماعت میں بطور صدر و امیر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔

127۔ مکرمہ سیدہ نصیرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم سید بشیر الدین صاحب (قادیان)

19 ستمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ حضرت سید اختر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔

128۔ مکرم منور احمد زبیر صاحب ابن مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب

20 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مقامی سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی سنٹر پر سیکورٹی کی ڈیوٹی بھی دیا کرتے تھے۔

129۔ مکرم میاں محمد شریف جنجوعہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب

21 ستمبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

130۔ مکرمہ فرحت خورشید صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد سلیم صاحب (کینیڈا)

23 ستمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مکرم چوہدری محمد فضل صاحب سابق امیر جماعت۔۔۔ کی نواسی اور مکرم راجہ حامد خورشید صاحب (نارتھ لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔

131۔ مکرمہ فطری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اسماعیل خان صاحب مرحوم (پنکال کٹک۔ انڈیا)

30 ستمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دیندار، بااخلاق اور نیک خاتون تھیں۔ مجلس قدرت نگر پنکال میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

132۔ مکرم چوہدری عنایت علی سندھو صاحب (جرمنی)

4 اکتوبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو ایک خوش اخلاق اور نیک سیرت انسان تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔

133۔ مکرم الحاج محمد بشیر الاسلام صاحب (حیدر آباد۔ انڈیا)

11 اکتوبر 2020 کو وفات پاگئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت کے فدائی، خوش اخلاق، غریب پرور اور صلہ رحمی کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔

134۔ مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم بندہ علی صاحب (حیدر آباد انڈیا)

12 اکتوبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کے ماموں اور محمد انور صاحب مربی سلسلہ دفتر وصایا بہشتی مقبرہ قادیان کے والد تھے۔ کئی سال زعیم انصار اللہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

135۔ مکرم رانا محمد اکرم صنم صاحب

12 اکتوبر 2020 کو وفات پاگئے۔ مقامی جماعت میں بطور صدر جماعت 10 سال خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔ 2000 میں اسیر راہ مولا بھی رہ چکے ہیں۔

136۔ مکرم صوفی جاوید اقبال شاہد صاحب ابن مکرم صوفی علی محمد صاحب (سابق معلم وقف جدید) (ملائیشیا)

16 اکتوبر 2020 کو وفات پاگئے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، سادہ مزاج، صابر وشاکر ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی فنی اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کی بدولت ایوان محمود، دار الضیافت، مسجد اقصیٰ، گلشن احمد نرسری اور سوئمنگ پول میں مختلف کام کرنے کی توفیق پائی۔

137۔ مکرمہ بشیراں فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ بخش صاحب

18 اکتوبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ مقامی لجنہ میں مختلف عہدوں پر

خدمت کی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعاگو ایک نیک اور متوکل علی اللہ خاتون تھیں۔آپ مکرم آفتاب احمد صاحب مربی دفتر سلسلہ کی والدہ تھیں۔

138۔مکرم بشیر احمد صاحب (امریکہ)

25اکتوبر 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے مختلف جماعتوں میں بطور صدر جماعت۔نیز دفتر صدر عمومی میں بطور جنرل سیکرٹری، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور ممبر لوکل قضاء بورڈ خدمت کی توفیق پائی۔وقف کرکے نصرت ہائی سکول گیمبیا میں پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔

139۔مکرم ملک منور احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد عمر صاحب

یکم نومبر 2020 کو وفات پاگئے۔مقامی مجلس میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کے پابند، مالی قربانی میں حصہ لینے والے، خلافت کے فدائی ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

140۔مکرم عبد الرحمٰن نیازی صاحب (بفلو۔امریکہ)

3 نومبر 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔39 سال پاکستان ایئر فورس میں فلائٹ لیفٹیننٹ کے عہدے پر فائز رہے اور 1965 اور 1971 کی جنگوں میں حصہ لیا۔کراچی میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

141۔مکرم محمد اسلم صاحب

4 نومبر 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔خلافت سے بے انتہا عقیدت رکھنے والے وجود تھے۔ایمانداری، سچائی، سخاوت، اطاعت گزاری، رحم دلی، مہمان نوازی، غریب پروری اور ہمسائیوں کے حقوق کا خیال رکھنا آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔

142۔مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب

8 نومبر 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔لوکل جماعت میں صدر جماعت اور امیر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

143۔مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب (امریکہ)

11نومبر 2020 کو وفات پاگئیں مرحومہ موصیہ تھیں۔جامعہ نصرت میں تدریس کے علاوہ پرنسپل کے فرائض سرانجام دیئے۔لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری تعلیم وجنرل سیکرٹری خدمت بجالاتی رہیں۔شوہر کے ہمراہ گیمبیا میں تدریس کے ساتھ ساتھ وہاں بھی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

144۔مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ

13 نومبر 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔محلہ کی سطح پر لجنہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

145۔مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ قریشی صاحب (کینیڈا)

14نومبر 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ نے حلقہ شیزان فیکٹری لاہور میں 12سال صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

146۔مکرم شریف احمد راجوری صاحب ابن مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب

15 نومبر 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔مکرم برہان الدین احمد محمود صاحب (مربی سلسلہ) اور مکرم مصباح الدین محمود صاحب (استاد جامعہ احمدیہ) کے والد تھے۔

147۔مکرمہ فرح حبیب صاحبہ اہلیہ حبیب الرحمٰن صاحب (حال امریکہ)

15 نومبر 2020 کو وفات پاگئیں۔ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب (نائب امیر جماعت کیلیفورنیا) کی بھابھی تھیں۔نیز محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب آپ کی والدہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

148۔مکرم نور الدین عمر صاحب ابن عمر علی Mnungu صاحب (تنزانیہ)

20 نومبر 2020 کو وفات پاگئے۔ان کے والد سینئر معلم سلسلہ ہیں اور ہیڈ کوارٹر کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں لمبے عرصہ سے انتہائی محنت اور وفا کے ساتھ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

149۔مکرمہ شکورہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شمس الدین صاحب

28 نومبر 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کا گھر لمبا عرصہ جماعت کا سنٹر رہا۔ہر جماعتی پروگرام کے لئے کھانا یا چائے اپنے ہاتھ سے بڑی خوش دلی سے بنا کر دیا کرتی تھیں۔نرم دل، ہنس مکھ، دوسروں کا خیال رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ کے ایک پوتے مکرم منظر احمد صاحب مربی سلسلہ آجکل سپین میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

150۔مکرمہ شازیہ انجم صاحبہ

29 نومبر 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

151۔مکرمہ راشدہ ریحانہ شان صاحبہ اہلیہ شان محمد شیخ صاحب (کینیڈا)

29 نومبر 2020 کو وفات پاگئیں۔آپ نے مقامی سطح پر صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

152۔مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب

4دسمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔آپ ربوہ کے ابتدائی آباد کاروں میں سے تھیں۔شوہر کی وفات کے بعد خود سلائی اور محنت کر کے بچوں کو پالا اور انہیں تعلیم دلوائی۔ایک بچے کو حافظ قرآن بھی بنایا۔خاندان کی اکثر خواتین آپ سے کپڑے سلوایا کرتی تھیں۔بہت دعا گو، مہمان نواز ایک نیک اور باہمت خاتون تھیں۔مرحومہ مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے) کی پھوپھی تھیں۔

153۔مکرم محمد مالک صاحب ابن ملک محمد نصیب صاحب (جرمنی)

6دسمبر 2020 کو وفات پاگئے۔جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر لنگر خانہ میں ڈیوٹی دینے کے علاوہ لوکل امارت میں بھی کھانا پکانے کی خدمت سر انجام دیتے تھے۔

154۔مکرم عبد الباسط صاحب

6دسمبر 2020 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔مرحوم نے اپنی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

155۔مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحکیم شہناز صاحبہ (لاس اینجلیز۔امریکہ)

8دسمبر 2020 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کی والدہ حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔غرباء کا مفت علاج کرتیں اور انہیں اپنے خرچ پر دوائیاں بھی خرید کر دیتی تھیں۔

156۔چوہدری خلیل احمد صاحب (کینیڈا)

17 دسمبر 2020 کو وفات پاگئے۔سیکرٹری ضیافت، سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی ضلع لاہور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔سانحہ لاہور میں مسجد دارالذکر میں زخمی ہونے کے باوجود اپنی پرواہ کئے بغیر دوسرے زخمیوں کو پانی پلاتے رہے۔

157۔مکرم احتشام البدر صاحب ابن مکرم محمد صادق ندیم صاحب

2 جنوری 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔ناصر ہائر سیکنڈری سکول میں ٹیچر کے علاوہ انچارج ایگزیمینیشن سیل کے طور پر فرائض انجام دینے کی توفیق پائی۔

158۔مکرمہ ناصرہ جبین صاحبہ (جرمنی)

19 جنوری 2021 کو وفات پاگئیں۔حضرت رحیم بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پڑنواسی اور مکرم محمد عمران بشارت صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کی والدہ تھیں۔

159۔مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم نواب دین صاحب (کینیڈا)

26 فروری 2021 کو وفات پاگئے۔حضرت حکیم اللہ دتہ صاحب شاہ پوری صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے تھے۔جماعت کے شعبہ ضیافت سے منسلک رہے اور جامعہ احمدیہ کینیڈا میں باورچی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

160۔مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم رحیم بخش خان صاحب

2مارچ 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میں دور دراز مجالس سے رابطہ کے لئے بہت خدمت کی توفیق پائی۔

161۔مکرم شریف احمد صاحب ابن منشی محمد الدین صاحب آف گجرات (یوکے)

9مارچ 2021 کو وفات پاگئے۔آپ نے مقامی صدر اور سیکرٹری مال کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔شریف النفس، ہمدرد اور نرم دل انسان تھے۔آپ مکرم اخلاق انجم صاحب (مربی سلسلہ وکالت تبشیر۔یوکے) کے سسر تھے۔

162۔مکرمہ شمیم اختر رفعت صاحبہ اہلیہ سراج الدین جاوید صاحب (جرمنی)

10 مارچ 2021 کو وفات پاگئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔مکرم عدیل طیب صاحب (مربی سلسلہ) کی دادی تھیں۔

163۔مکرم محبوب احمد خان صاحب دھلوی ابن مکرم حسن آسان دھلوی صاحب

12 مارچ 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔لمبا عرصہ سیکرٹری مال رہے۔

164۔مکرم سردار عبد المومن ڈوگر صاحب ابن مکرم سردار یعقوب احمد ڈوگر صاحب

21 مارچ 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے زعیم محلہ اور صدر محلہ کے علاوہ مختلف شہروں میں قائد علاقہ اور قائد ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

165۔مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم غلام حیدر صاحب

22مارچ 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ انسپکٹر انصار اللہ کے خدمت بجالاتے رہے۔

166۔مکرم نصیر احمد طارق صاحب

24 مارچ 2021 کو وفات پاگئے۔آپ کو سلسلہ کے مختلف بزرگوں کی خدمت کا موقعہ ملا۔

167۔مکرم ملک تنویر احمد صاحب ابن ملک حمید احمد خان صاحب

یکم اپریل 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم موصی تھے۔کفالت یکصد یتامیٰ میں لمبا عرصہ کام کے علاوہ بطور سیکرٹری تحریک جدید خدمت کی توفیق پائی۔

168۔مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب ابن سیٹھ محمد معین الدین صاحب (حیدر آباد۔انڈیا)

2 اپریل 2021 کو وفات پاگئے۔آپ نے صوبائی امیر آندھرا پردیش کے علاوہ ناظم مجلس انصار اللہ صوبہ آندھرا پردیش خدمت کی توفیق پائی۔

169۔عزیزم طلال احمد صاحب ابن مکرم محمد بلال احمد صاحب

3 اپریل 2021 کو وفات پاگیا۔وقف نو بچہ بعمر 10 ماہ۔

170۔مکرم محمد شفقت حیات صاحب ابن مکرم دلاور حسین صاحب

5 اپریل 2021 کو وفات پاگئے۔مرحوم مہمان نواز اور چندہ جات کی ادائیگی میں نمایاں تھے۔

171۔مکرم عبد الماجد صاحب (مورڈن)

10 اپریل 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

172۔مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ

15 اپریل 2021 کو وفات پا گئیں۔بے شمار خوبیوں کی مالک، سادہ مزاج، کم گو ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

173۔مکرمہ تنویر بانو صاحبہ اہلیہ مکرم زبیر احمد اعوان صاحب

16 اپریل 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔مقامی لجنہ میں سیکرٹری تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

174۔مکرمہ بشریٰ قاسم صاحبہ اہلیہ محمد جاوید صاحب

27 اپریل 2021 کو وفات پا گئیں۔ایک پاکباز نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

175۔مکرم ملک محمد رفیق اعوان صاحب ابن مکرم نور محمد صاحب (جرمنی)

27 اپریل 2021 کو وفات پا گئے۔آپ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔

176۔مکرم محمد نذیر صاحب ابن مستری محمد عبداللہ صاحب

28 اپریل 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔دارالذکر میں دفتری کاموں میں معاونت کرنے کے علاوہ بطور زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔

177۔مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ

3 مئی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

178۔مکرمہ غلام سکینہ صاحبہ بنت مکرم حافظ ابوذر صاحب۔معلم سلسلہ

3 مئی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔مقامی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

179۔مکرم شیخ ظفر اقبال صاحب ابن شیخ محمود احمد ظفر صاحب

6 مئی 2021 کو وفات پا گئے۔آپ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کے پوتے اور مکرم نصر اقبال ظفر صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

180۔مکرمہ طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ ملک نذر محمد صاحب

12 مئی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، ملنسار، غریب پرور اور ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔

181۔مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ابن مکرم رانا محمد علی صاحب

18 مئی 2021 کو وفات پا گئے۔ایک شفیق اور رحم دل انسان تھے۔مہربان اور واقفین زندگی کا احترام کرتے تھے۔

182۔مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ اہلیہ نصر اللہ صاحب

19 مئی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت غلام احمد صاحب کی پوتی اور مکرم محمود احمد مبشر صاحب (درویش قادیان) کی بیٹی تھیں۔

183۔ مکرم ملک بشیر الدین صاحب

23 مئی 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ حضرت شیخ ظہور الدین صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے۔

184۔مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب

30 مئی 2021 کو وفات پا گئیں۔حضرت بوٹے خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ نیز اسامہ ادیب صاحب مربی سلسلہ کی دادی تھیں۔

185۔مکرمہ فرزنداں بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر اللہ صاحب

6 جون 2021 کو وفات پا گئیں۔ان کی تدفین پر مخالفین نے گاؤں میں کافی فتنہ وفساد کھڑا کیا تھا۔

186۔مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الدین صاحب

11 جون 2021 کو وفات پا گئیں۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت نظام دین صاحب اور حضرت طالع بی بی صاحبہ کی نسل میں سے تھیں۔

187۔مکرمہ نادیہ قاضی صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد قاضی صاحب (امریکہ)

16،17 جون 2021 کی درمیانی رات کو وفات پا گئیں۔خلافت کی فدائی، تبلیغ کے لئے ہر وقت کوشاں رہنے والی ایک نیک فطرت بچی تھی۔

188۔مکرمہ مقبول بیگم نصرت صاحبہ اہلیہ محمد رفیع جنجوعہ صاحب

18 جون 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ایک نیک سیرت اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔

189۔مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ابن چوہدری عنایت اللہ صاحب (ساؤتھ چیم)

20 جون 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔حضرت حاجی مہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔

190۔مکرمہ ریاض بانو صاحبہ

22 جون 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بطور صدر لجنہ، سیکرٹری مال، جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری دعوت الی اللہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم سعید احمد بھٹی صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ تھیں۔

191۔کلثوم قادر صاحبہ

22 جون 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ حضرت ماسٹر پریل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔بہت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

192۔مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بدر الدین صاحب

23 جون 2021 کو وفات پا گئے۔کریم نگر میں ممبر اصلاحی کمیٹی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔انتہائی خدا ترس اور نیک فطرت انسان تھے۔

193۔مکرم حاجی محمد ایوب صاحب

24 جون 2021 کو وفات پا گئے۔مکرم حبیب احمد صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

194۔مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا لئیق احمد صاحب (ہیز یوکے)

27 جون 2021 کو وفات پا گئیں۔آپ کو نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔

195۔مکرم چوہدری سعید احمد لکھن صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر (کینیڈا)

28 جون 2021 کو وفات پا گئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت چوہدری سکندر علی صاحبؓ اور حضرت گوجر بی بی صاحبہؓ کے پوتے اور مکرم فہیم احمد لکھن صاحب (مبلغ سلسلہ کینیا) کے والد تھے۔

196۔مکرم میر ناصر احمد صاحب

6 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔حضرت میر میاں میراں بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے تھے۔

197۔مکرم میجر شاہد احمد صاحب (آئرلینڈ)

8 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے نائب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ کے علاوہ نیشنل سیکرٹری تعلیم، نیشنل سیکرٹری وقف نو اور نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

198۔مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا نظام الدین صاحب مرحوم (مبلغ سلسلہ)سویڈن

10 جولائی 2021 کو وفات پا گئیں۔ میں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔سویڈن آنے پر غیر احمدیوں کو بھی قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔

199۔مکرمہ خدیجہ صاحبہ اہلیہ محترم مولانا کے محمد علوی صاحب (کیرالہ انڈیا)

12 جولائی 2021 کو وفات پا گئیں۔آپ کے دو داماد قادیان میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔جبکہ ایک نواسہ مبلغ اور تین نواسے اس وقت جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

200۔مکرم فضل الرحمان تنولی صاحب (آسٹریلیا)

15 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔آپ نے پیرا شوٹر فوجی کی حیثیت سے جنگ عظیم دوم میں حصہ لیا۔آپ کو مانسہرہ میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

201۔مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب مرحوم

16 جولائی کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ نے صدر لجنہ شہر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مالی قربانی میں ہمیشہ صف اول میں رہیں۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بہت ہمدرد، غریب پرور اور ہر دلعزیز خاتون تھیں۔آپ مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ(Wittlich۔جرمنی) کی والدہ تھیں۔

202۔مکرمہ بشریٰ شرافت علی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شرافت علی صاحب

17 جولائی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ کے دادا اور نانا دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔آپ نے محلہ کی لجنہ میں سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

203۔مکرم فاروق احمد بسراء صاحب ابن مکرم منظور حسین بسراء صاحب

18 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔آپ تعلیم و تدریس کے شعبہ سے منسلک تھے۔بہت غریب پرور، ہمدرد اور ایک نیک فطرت انسان تھے۔آپ ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب کے بھائی تھے۔

204۔مکرمہ سیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ میاں عبدالمجید جنجوعہ صاحب

20 جولائی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔محترمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ (بی بی باچھی) کی دودھ شریک بہن تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔

205۔مکرم چوہدری محمد الیاس منور صاحب (کینیڈا)

21 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔ریٹائرمنٹ کے بعد دفتر صدر عمومی میں وقف کر کے کام کرتے رہے۔

206۔مکرمہ سودہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب (کیرالہ۔انڈیا)

22 جولائی 2021 کو وفات پا گئیں۔مرحومہ مکرم شمس الدین صاحب مربی سلسلہ کبابیر کی والدہ تھیں۔

207۔مکرم شہرائے عالم صاحب (کلکتہ انڈیا)

24 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ صوبہ مغربی بنگال کے پرانے احمدیوں میں سے تھے صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو ایک نیک اور خاموش طبع انسان تھے۔

208۔مکرم ادریس احمد ڈوگر صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب

24 جولائی 2021 کو ایک ٹریفک حادثے میں وفات پا گئے۔آپ 2019 سے بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

209۔مکرم عاشق حسین صاحب

28 جولائی 2021 کو وفات پا گئے۔مرحوم موصی تھے۔آپ نے خود ربوہ آ کر بیعت کی تھی۔اپنے شوق سے قرآن کریم سیکھا اور پھر تواتر سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور نیک فطرت انسان تھے۔

☆...☆...☆

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: اداریہ...... از صفحہ 3

بقیہ: اداریہ...... از صفحہ 3

دیتے ہو۔ پروردگار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہوں ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہوں اور ان میں کسی قسم کا فساد نہ رہے۔ اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ اس کی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔

اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کرسکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کرسکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقویٰ کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر حکماء گزرے ہیں کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت ﷺ نے کیسے بنادی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک تریاقی مادہ رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت میں اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کے تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہیں اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مرگیا اور اس کی روح گداز ہوکر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے۔ کہ الٰہی تو ہی اُسے دور کر اور لذت اور نور نازل فرما جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے روزہ بھی مشروط ہے۔ زکوۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔ اگر بھوک یا پیاس لگی ہو تو ایک لقمہ یا ایک گھونٹ سیری نہیں بخش سکتا۔ پوری خوراک ہوگی تو تسکین ہوگی۔ اسی طرح ناکارہ تقوی ہرگز کام نہ آوے گا۔ خدا تعالیٰ انہیں سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران: 93) کے یہ معنے ہیں کہ سب سے عزیز شئے جان ہے۔ اگر موقعہ ہو تو وہ بھی خدا کی راہ میں دے دی جاوے نماز میں اپنے اُوپر جو موت اختیار کرتا ہے وہ بھی بِرّ کو پہنچتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 420-422 ایڈیشن 1984ء)

(ابوسعید)

آج کی دعا

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۶﴾

(البقرہ: 256)

ترجمہ: اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان (اور) بڑی عظمت والا ہے۔

یہ مبارک آیت قرآن مجید کی سب آیات کی سردار ہے۔ احادیث میں اسکی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کر کے جہاں تک جسم پر ہاتھ جا سکتا جسم پر پھیرتے تھے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018ء میں آیت الکرسی اور سورۃ مؤمن کی ابتدائی آیات پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

پھر دوسری آیت ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اس طرح بھی توجہ دلائی ہے جو آیۃ الکرسی کے بارے میں ہے۔ حدیث میں ذکر ملتا ہے یہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کوہان سورۃ البقرہ ہے۔ اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی ابواب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی حدیث 2878)

(خطبہ جمعہ 2 فروری 2018ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

چھوٹی مگر سبق آموز بات

فلاحی کام

اپنے روزمرہ کے کاموں سے وقت نکال کر اگر چند گھنٹے بامقصد فلاحی کاموں کے لیے وقف کر لیے جائیں تو ملک، قوم اور معاشرے کے لیے بہتری لانے کا باعث ہوگا۔ اپنے نزدیکی اسکول، اسپتال، اولڈ ہومز، شیلٹرز، فوڈ بنک میں مدد کے چند گھنٹے جہاں کسی کی زندگی بدل سکتے ہیں وہاں تبلیغ کے مواقع میسر آنے پر کسی بھٹکے ہوئے گم گشتہ راہ کے لیے رہنمائی اور ہدایت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور خدمت دین کرنے کے سبب دوہرے ثواب کا باعث ہوتے ہیں۔ خدمت انسانیت ایک عبادت ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

07 ستمبر 2021ء

07 ستمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:48	18:31
مدینہ منورہ	04:46	18:34
قادیان	04:44	18:45
ربوہ	04:24	18:25
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:56	19:35